فاطمہ! تم جنتی عورتوں کی سردار ہو (فرمان نبوی ﷺ)

پریشانیوں، مشکلوں، مصیبتوں سے نجات اور لاعلاج بیماریوں سے شفاء کے حصول کے لیے انتہائی آسان اور فوری رزلٹ عمل جو کہ بزرگوں کے سینے کا راز اور لاکھوں لوگوں کا آزمودہ عمل ھے

وسیلہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

برکات وکرامات، تجربات ومشاہدات



حافظ محسن خان

درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان 0333-2126090

''فاطمہ! تم جنتی عورتوں کی سردار ہو!'' (فرمان نبوی ﷺ)

وسیلہ فاطمہ رضی اللہ عنہا

برکات وکرامات، تجربات ومشاہدات

پریشانیوں، مشکلوں، مصیبتوں سے نجات اور لاعلاج بیماریوں سے شفاء کے حصول کے لیے انتہائی آسان اور فوری رزلٹ عمل جو کہ بزرگوں کے سینے کا راز اور لاکھوں لوگوں کا آزمودہ عمل ہے

حافظ محسن خان

درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان
0333-2126090

سلام یا ارضیہ و مرضیہؑ

جس سے سیراب ہوں سب تشنہ دہان عالم
تیرے کوچے سے نکلتا ہے وہ دریا زہراؑ

یہ اعزاز بھی صرف فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت محمد ﷺ کو حاصل ہے کہ بڑے سے بڑا گناہگار، فاسق اور فاجر بھی دو نفل پڑھ کر ''خاتون جنت'' سے بارگاہِ رسالت ﷺ، بارگاہِ خداوندی میں سفارش کی درخواست کرے تو اُس کی دُعا قبول ہو جاتی ہے۔ (سیرت فاطمۃ الزہراؓ از حافظ ناصر محمود، ص13)

اللھم صل علی محمد و آل محمد

نام کتاب:
وسیلہ فاطمہؓ کی برکات و کرامات

مصنف:
حافظ محسن خان

پروف ریڈنگ:
اقراء ریاض، شیخوپورہ

سن اشاعت:
اپریل 2024

ضروری نوٹ

اس کتاب کا کوئی بھی حصہ ادارہ درود اکیڈمی / مصنف سے باقاعدہ تحریری اجازت کے بغیر کہیں شائع نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اس قسم کی کوئی بھی صورتحال ظہور پذیر ہوتی ہے تو قانونی کاروائی کا حق محفوظ ہے۔

ترتیب مضامین

انتساب

میں اس کتاب کو بصد ادب و احترام اور محبت

بی بی جان ارضیہ و مرضیہ طاہرہ ذاکیہ عابدہ

سیدہ بتول فاطمہ الزہراءؓ

کی خدمت میں بطور نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہوں

شانِ سیدہ فاطمہؓ

گلدستہ جناں کی شرافت ہیں فاطمہ
اور لا مکاں کا جاہ و جلالت ہیں فاطمہ

لا ریب کائنات کی غایت ہیں فاطمہ
سر خیل دین نور شریعت ہیں فاطمہ

برج شرف میں گوہر یکتا و لاجواب
خالق کی ذات پاک پہ آیت ہیں فاطمہ

جس سے نکھار دین کے گلشن میں آئی ہے
وہ شانہ کرامت و نکہت ہیں فاطمہ

جس کی وجہ سے خلد کا پروانہ ملتا ہے
حق کی نگاہ میں وہی الفت ہیں فاطمہ

یہ طائر خیال کی پرواز سے پرے
معبود لم یزل کی دلالت ہیں فاطمہ

لاشیء ہے کائنات ، اگر اس میں یہ نہ ہوں
کون و مکاں کی خاص ضرورت ہیں فاطمہ

نازاں ہے جس کو دیکھ کے خود رب ذوالجلال
وہ گیسوئے جمال رسالت ہیں فاطمہ

والشّمس کی قسم رخ روشن ہے بے مثال
دست کرشمہ ساز کی صنعت ہیں فاطمہ

دختر نبی کی عظمت و عفت نہ پوچھئے
یہ مظہر صفات کرامت ہیں فاطمہ

پل میں بدلتی رہتی ہیں تقدیر کائنات
باب المراد کل مشیت ہیں فاطمہ

مل جائے گی مراد ذرا جا کے دیکھئے
اب مرکز جہانِ سخاوت ہیں فاطمہ

جو ان کے حق کو جان کے زیارت پہ آئے گا
خلد بریں ہے اس کی، ضمانت ہیں فاطمہ

جھکتے ہیں سر جہان کے جس در کے سامنے
اس در کی دو جہان میں شوکت ہیں فاطمہ

☆☆☆☆☆☆☆

دعائیہ کلمات

سکون کی ڈھیروں دعائیں ہر اُس شخص کے لیے
جو کسی بھی وجہ سے بے چین ہے۔
رب کریم اِس کتاب کے پڑھنے والے اور وسیلہ فاطمہؓ
کو اختیار کرنے والے ہر شخص کو سکونِ قلب کی دولت عطا فرمائے اور
دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب فرمائے۔ (آمین)

بے سہاروں کا سہارا

جب میں نے اس کتاب کو لکھنے کا ارادہ کیا تو میری روح تھر تھرا گئی کہ کہاں میں ازل کا گناہ گار، خطا کار، سزاوار اور کہاں بی بی جان سیدہ بتول زھراء سلام اللہ علیھا کا عالی پاک مقام۔ میں تو خود کو اس قابل ہی نہیں سمجھتا کہ میرے ناقص قلم سے بی بی جان سیدہ پاک عالی مقام کی شان و کرامت تحریر ہو۔لیکن دل میں محبت کا ایک سمندر بھی موجزن تھا کہ عوام الناس کو سیدہ پاک کے عالی مقام اور وسیلہ جلیلہ سے آگاہ کروں لہذا ڈرتے ڈرتے میں نے ادب و احترام میں ڈوب کر اللہ کے نام سے آغاز کیا یہ سوچ کر کہ اس دنیا میں پریشان حال جو بھی شخص سیدہ کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگے گا اس کی دعا کبھی رد ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ وسیلہ بے سہاروں کا سہارا ھے، دکھوں کے بیکراں سمندر کا ایک عظیم کنارہ ھے۔

نیز مجھے اس کتاب کے لکھنے کی ضرورت اس لیے بھی پیش آئی کہ ہمارے اہلسنت والجماعت (دیوبند) کا یہ شیوہ ھے کہ محبت اہل بیت ہی ایمان کا پہلا اور آخری حصہ ھے۔محبت اہل بیت ہی وہ سیڑھی ھے جس کی بدولت آپ سلوک کی منازل طے کر سکتے ہیں۔ یہی وہ رستہ ھے جس پر چلتے چلتے آپ اللہ اور اس کے رسول ﷺ تک بخیر و عافیت پہنچ سکتے ہیں۔یہی وہ ڈھال ھے جو آپ کو فتنوں سے بچائے رکھتی ھے۔لہذا اپنے اسلاف کی ریت روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اہل بیت سے محبت کو عام کرنے کے لیے میں نے قلم اٹھایا اور کتاب لکھی۔

پس جو شخص اہل بیت سے محبت رکھتا ہوگا وہی اس وسیلہ فاطمہ کو اختیار کرے گا اور جس کے دل میں بغض ہوگا وہ اس تحریر کو نعوذ باللہ ردّی کی ٹوکری کی نذر کرنا معمولی بات سمجھے گا۔اللہ پاک ہمیں اس در کی بے ادبی سے بچائے اور اس در کی غلامی نصیب فرمائے۔آمین

یاد رکھیے گا یہ انتہائی ادب کا مقام ہے یہاں اونچی آواز میں بات کرنا تو دور سانس لینا بھی بے ادبی ہے۔ یہاں سانس روک لینی چاہیے نظریں اور سر جھکا لینے چاہیے ہاتھ مؤ دبانہ جوڑ لینے چاہیے کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان عالی ہے کہ فاطمہ میری بیٹی ہے جس نے اسے تکلیف دی گویا اس نے مجھے تکلیف دی۔ پس اے میرے عزیزوں! اس وسیلہ جلیلہ کو اختیار کرتے ہوئے ادب واحترام کا دامن ہرگز ہرگز ہاتھ سے نہ چھوڑیئے گا۔ اللہ پاک آپ کی من کی مرادیں ضرور پوری کرے گا آپ کی حاجات بر لائے گا کیونکہ بزرگان دین فرماتے ہیں جو شخص سیدہ کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگتا ہے وہ کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔

یہاں میں اس بات کا بھی ذکر کرتا چلوں کہ میں نے اس موضوع پر کوئی کتاب تلاش کرنے کی بیحد کوشش کی لیکن مجھے اس موضوع پر ایک بھی کتاب نہ ملی پس میں نے اسی وقت یہ دعا مانگی کہ یا اللہ اس موضوع پر مجھے مفصل تحریر لکھنے والا پہلا انسان بنا دے اور میں اللہ سے امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالی میری اس دعا کو لازمی قبول فرمائے گا اور کتابی شکل میں اس وسیلہ جلیلہ کی عظمت کو بیان کرنے والا پہلا شخص مجھے بنائے گا۔ آمین

والسلام

حافظ محسن خان

بانی درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان

2024 اپریل

لاہور

وسیلہ فاطمہؓ بزرگان دین کی نظر میں

میں نے اس وسیلے کی فضیلت وعظمت کو درج ذیل جلیل القدر بزرگان دین سے سنا

☆ شیخ الوظائف حکیم طارق محمود چغتائی مدظلہ

☆ فرزندِ روحانی مولائے علی کرم اللہ وجہہ حضرت محمد محتشم صاحب مدظلہ

☆ عارف وقت بابا عرفان الحق مدظلہ

☆ علامہ فدا حسین صاحب

☆ قدرت اللہ شہاب رحمتہ اللہ علیہ (حوالہ تحریری نسخہ)

☆ عارف وقت قبلہ سید سرفراز احمد شاہ صاحب

وسیلہ فاطمہ کی برکات وکرامات

ناممکن ممکن ہو جاتا ھے

حکیم طارق محمود چغتائی دامت برکاتہم العالیہ اپنے ایک درس میں بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے جب نبی کریم ﷺ سے کوئی بات منوانی ہوتی تھی تو بی بی جان سیدہ پاک بتول زہرا سلام اللہ علیھا کی خدمت اقدس میں عرضی پیش کیا کرتے تھے کہ اپنے بابا جان رحمت للعالمین ﷺ سے ہماری سفارش کر دیجیے۔ کیونکہ بی بی جان سیدہ پاک بتول زہرا سلام اللہ علیھا جب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں کوئی بات کیا کرتی تھیں تو نبی کریم ﷺ آپ سلام اللہ علیھا کی بات کو ٹالتے نہیں تھے اور یہ فیض آج بھی اسی طرح جاری و ساری ھے جس طرح حیات نبوی ﷺ میں جاری وساری تھا۔ پس آج جو میں نوافل بتانے لگا ہوں یہ نوافل میں نے بیشمار لوگوں کو بتائے، بیشمار لوگوں نے پڑھے اور بہترین نفع پایا ان نوافل کے فوری اثرات نصیب ہوتے ہیں۔

ہمارے ایک بڑے بزرگ ہیں دارالعلوم کے مہتمم تھے قاری محمد طیب صاحب رحمتہ اللہ علیہ ایک شخص ان کے پاس گیا اور کہنے لگا حضرت بہت پریشانیاں مصائب مشکلات ہیں یعنی اپنا دکھ درد بیان کرنے لگا اور کہا کہ حضرت میرے لیے دعا فرما دیں۔ حضرت نے فرمایا دعا بھی کرتا ہوں اور تجھے ایک عمل بھی بتاتا ہوں اور وہ عمل یہ ھے کہ دو نفل پڑھ کر جس قدر ہو (تعداد فکس نہیں) سورت الاخلاص پڑھ کر سیدہ کی روح مبارکہ کو ھدیہ کر اور یوں دعا مانگو کہ سیدہ! آپ کے ابّا حضور آپ کی کوئی بات نہیں ٹالتے تھے پس میری سفارش کر دیجیے کہ اللہ سے میرا یہ کام کروا دیں۔ بس اتنا سا عمل کر لینا اور یقین جان لو کہ دنیا کا کوئی بھی ناممکن کام ہو کیسی ہی مشکل کیوں نہ ہو سیدہ کے اس وسیلے سے دعا مانگنے کی بدولت راحت مل جاتی ھے میں ایک لفظ کہہ رہا ہوں سدا یاد رکھنا کہ اس عمل کی بدولت ناممکن ممکن ہو جاتا ھے۔

رشتوں کی چھاؤں ہوگئی

حکیم طارق محمود چغتائی دامت براکاتہم العالیہ اپنے ایک درس میں فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں اپنی بچیوں کے رشتوں کے لیے انتہائی پریشان ہوں مجھے کوئی عمل بتائیں۔چنانچہ میں نے اس عورت کو وسیلہ فاطمہ اختیار کرنے کو کہا بوڑھی عورت تھی پریشان حال تھی اس نے اِس عمل کو کرنا شروع کر دیا اور پھر وہی ہوا اس عمل کی بدولت اس کی بیٹیوں کے نصیب کھل گئے۔دوبارہ میرے پاس آئی کہنے لگی اس عمل کی برکت سے تو میرے گھر رشتوں کی چھاؤں ہوگئی ھے اب میں یہ سوچ سوچ کر پریشان ہوں کہ کس کو دوں اور کس کو نا دوں۔پہلے یہ تھا کہ رشتہ کہاں سے آئے گا اور حال یہ ہوگیا تھا کہ میں سوچتی تھی بس جیسا بھی رشتہ آیا جس کا بھی رشتہ آیا بیاہ دوں گی آگے بیٹیاں جانیں اور بیٹیوں کے نصیب اور مقدر جانیں لیکن اب عالم یہ ھے کہ اچھے رشتوں کی لائن لگ گئی ھے اب یہ سوچ کھائے جاتی ھے کہ کس کو دوں اور کس کو نا دوں آپ بتائیں میں کیا کروں۔؟

میں نے کہا یہ عمل کرتی رہو اور اللہ کی بارگاہ میں عرض کرو کہ اے اللہ! یہ عمل پیش ھے جہاں تو نے خیر لکھی ھے وہاں بیٹیوں کا رشتہ کرادے اور جہاں شر لکھی ہو وہ ہٹا دے۔

جس عمل نے تجھے یہاں تک پہنچایا ھے وہی عمل آگے بھی تیری راہنمائی کرے گا اسی عمل کی بدولت خیروں کے برکتوں کے عزتوں کے راحتوں کے دروازے کھلیں گے۔چنانچہ اس عورت نے اس عمل کو جاری رکھا اور اللہ نے اس کی سب بیٹیوں کے نصیب سیدہ پاک کے وسیلے سے ہرے بھرے کر دیئے سب اپنی اپنی زندگی ہنسی خوشی گزار رہی ہیں۔یہ ہے کمال وسیلہ فاطمہ اختیار کرنے کا۔

لوگوں کو ملا ھے تو مقدر سے ملا ھے
ہم کو تو مقدر بھی تیرے در سے ملا ھے

صدر ایوب کا دل نرم ہو گیا

حکیم طارق محمود چغتائی دامت برکاتہم اپنے ایک بیان میں فرماتے ہیں کہ جھنگ صدر شہر کے ایک ڈپٹی کمشنر تھے جن کا نام قدرت اللہ شہاب تھا وہ لکھتے ہیں کہ مجھے ایک مولوی صاحب کی وساطت سے وسیلہ فاطمہ والا عمل ملا پس میں نے یہ عمل پڑھ کر دعا مانگی کہ اے بی بی جان سیدہ پاک سلام اللہ علیھا اپنے بابا جان سے میری سفارش کر دیجیے میرا ایک کام ھے کہ صدر ایوب سے، اپنے بابا جان سے سفارش کر دیجیے کہ وہ اللہ سے دعا کر دیں کہ صدر ایوب کا دل میرے حق میں نرم کر دیں اور میرا کام ہو جائے۔

حکیم صاحب فرماتے ہیں یہ واقعہ میں نے 2010 میں بھی سنایا تھا یہ بڑا عجیب عمل ھے۔قدرت اللہ شہاب لکھتے ہیں خدا کی قدرت دیکھیے کہ میں نے یہ عمل کیا تو اس عمل کی برکت سے اللہ پاک نے میری مشکل کچھ ہی دن میں حل کر دی اور صدر ایوب نے میرا کام بغیر کوئی چوں چراں کیے پورا کر دیا۔

مشکلات ختم ہو گئیں

حکیم طارق محمود چغتائی دامت برکاتہم اپنے ایک درس میں فرماتے ہیں ایک بات یاد رکھنا آج صدیوں کے بعد، بعد از وصال بی بی جان سیدہ پاک سلام اللہ علیھا بھی، کوئی چیز اللہ کے خزانوں سے لینی ہے یا اللہ سے کوئی بات منوانی ھے تو یہ نسخہ لاجواب اور آزمودہ ھے ایک دو کا نہی سو کا نہیں ہزاروں کا نہیں لاکھوں لوگوں کا آزمودہ وظیفہ ہے۔

ایک مرتبہ حج کے دوران مجھے ایک شخص ملا وہ کہنے لگا کہ میں سن 2000ء میں آپ سے ملا تھا۔اس وقت میں بہت زیادہ پریشانیوں دکھوں مصیبتوں اور مشکلوں کا مارا تھا۔اس وقت آپ نے میری بات سن کر کہا تھا کہ وسیلہ فاطمہ والے دو نفل پڑھ کر ھد یہ کر تیری مشکل حل ہو جائے گی۔پس میں نے وہ نفل برابر پڑھنا شروع کر دیئے جس کی برکت سے اللہ نے میری زندگی بدل دی جو میرے دشمن تھے وہ دوست بن کر جھک کر

سلام کرنے لگے۔تنگی محتاجی،خوشحالی میں بدل گئی۔بیماریاں شفاء میں بدل گئیں۔غم اندوہ راحتوں میں بدل گئے۔بس کیا بتاؤں معجزہ ہوگیا میں کچھ بھی نہیں تھا لیکن وسیلہ فاطمہ کے عمل کی برکت سے اللہ نے مجھے سب کچھ بنا دیا میری نسل میں اس کی برکت چل پڑی بلاشبہ یہ عمل کسی خزانے سے کم نہیں ھے۔

کائنات کا سب سے بڑا وسیلہ

عارف وقت بابا عرفان الحق صاحب سے ایک شخص نے ملاقات کی اور عرض کیا کہ حج کی سعادت نصیب ہوئی ھے حج پر جا رہا ہوں مجھے کچھ نصیحت کیجیے۔بابا جی عرفان الحق صاحب نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کے سامنے وسیلہ فاطمہ اختیار کرنا جو مانگو گے مل جائے گا۔چنانچہ وہ صاحب جب حج عمرہ کی سعادت حاصل کر کے واپس لوٹے تو بابا جی کی خدمت میں حاضر ہوکر کہنے لگے کہ آپ نے مجھے ایک نسخہ دیا تھا پس میں جب حرم شریف میں داخل ہوا تو میں نے خانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہوکر وسیلہ فاطمہ اختیار کیا آپ یقین جانیے میں تو پریشانیوں کے بڑے بڑے پلندے لے کر گیا تھا میرے کندھوں پر مشکلات کے انبار تھے لیکن جب میں نے خانہ کعبہ کے سامنے وسیلہ فاطمہ اختیار کیا تو رب کعبہ کی قسم ابھی میں طواف کر کے حرم کی حدود سے باہر نہیں نکلا تھا کہ ہر وہ دعا جو میں نے وسیلہ فاطمہ کو اختیار کرتے ہوئے مانگی تھی وہ سب کی سب اُسی وقت قبول ہوگئی۔میں نے تین عمرے پہلے بھی کیے لیکن یہ پہلا عمرہ تھا جس نے مجھے ورطہ حیرت میں ڈال دیا یعنی وہ مشکلات اور پریشانیاں جن سے نکلنے کا کوئی سبب تک نہ تھا وہ مصائب جن کے ٹلنے کا رتی برابر بھی امکان نہ تھا وہ سب کے سب ایک پھونک کی شکل میں اڑ گئے بلاشبہ یہ میرے لیے کسی معجزے سے کم نہ تھا اور میں اس بات پر آج بھی حیران و پریشاں ہوں کہ سب کچھ یکدم سے ہو کیسے گیا وقت کی سوئیاں اتنی تیزی سے کیسے گھوم گئیں۔

یہ سن کر بابا جی عرفان الحق صاحب نے فرمایا اللہ بڑا غیرت مند ھے اور اللہ کو بڑی غیرت آتی ھے جب کوئی اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری بیٹی کا واسطہ دے کر کچھ مانگے

اور اللہ اسے خالی ہاتھ لوٹنے دے۔اور ہاں اس میں کوئی شک نہیں ھے کہ وسیلہ فاطمہ ہی کائنات کا سب سے بڑا وسیلہ ھے کہ جس نے بھی اس وسیلے سے جو کچھ مانگا اسے ضرور ملا ھے۔

درخواست منظور ہوگئی

قدرت اللہ شہاب ''شہاب نامہ'' میں لکھتے ہیں ایک بار میں کسی دور دراز علاقے میں گیا ہوا تھا وہاں پر ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک بوسیدہ سی مسجد تھی۔ میں جمعہ کی نماز پڑھنے اس مسجد میں گیا تو ایک نیم خواندہ سے مولوی صاحب اردو میں بے حد طویل خطبہ دے رہے تھے۔ان کا خطبہ گزرے ہوئے زمانوں کی عجیب وغریب داستانوں سے اٹاٹ بھرا ہوا تھا۔کسی کہانی پر ہنسنے کو جی چاہتا تھا،اور کسی پر حیرت ہوتی تھی۔لیکن ایک داستان کچھ ایسے انداز سے سنائی کہ تھوڑی سی رقت طاری کر کے سیدھی میرے دل میں اتر گئی۔

یہ قصہ ایک باپ اور بیٹی کی باہمی محبت واحترام کا تھا۔ باپ حضرت محمد ﷺ تھے اور بیٹی حضرت بی بی جان سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا تھیں۔مولوی صاحب بتا رہے تھے کہ حضور رسولِ کریم ﷺ جب اپنے صحابہ کرامؓ کی کوئی درخواست یا فرمائش منظور نہ فرماتے تھے تو بڑے بڑے برگزیدہ صحابہ کرامؓ حضرت بی بی جان سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاظر ہو کر ان کی منت کرتے تھے کہ وہ ان کی درخواست حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے جائیں اور اسے منظور کروالائیں۔حضور کریم ﷺ کے دِل میں بیٹی کا اتنا پیار اور احترام تھا کہ اکثر اوقات جب حضرت بی بی جان سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا ایسی کوئی درخواست یا فرمائش لے کر حاضر خدمت ہوتی تو حضور اکرم ﷺ خوش دلی سے منظور فرما لیتے۔اس کہانی کو قبول کرنے کے لیے میرا دل بے اختیار آمادہ ہو گیا۔پس جمعہ کی نماز کے بعد میں اسی بوسیدہ سی مسجد میں بیٹھ کر نوافل پڑھتا رہا۔کچھ نوافل میں نے حضرت بی بی جان سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی روح مبارک کو ایصالِ ثواب کی نیت سے پڑھے۔پھر میں نے پوری یکسوئی سے گڑگڑا کر یہ دعا مانگی، کہ یا اللہ میں نہیں جانتا کہ یہ داستان صحیح ہے یا غلط لیکن میرا دل گواہی دیتا ہے کہ تیرے آخری رسول ﷺ کے دل میں

اپنی بیٹی خاتونِ جنتؓ کے لیے اس سے بھی زیادہ محبت اور عزت کا جذبہ موجزن ہوگا۔ اس لیے میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضرت بی بی فاطمہؓ کی روح کو اجازت مرحمت فرمائیں کہ وہ میری ایک درخواست اپنے والد گرامی ﷺ کے حضور میں پیش کر کے منظور کروالیں۔

اور درخواست یہ ہے کہ میں اللہ کی راہ کا متلاشی ہوں۔ سیدھے سادھے مروّجہ راستوں پر چلنے کی سکت نہیں رکھتا اگر سلسلہ اویسیہ واقعی افسانہ نہیں بلکہ حقیقت ہے تو اللہ کی اجازت سے مجھے اس سلسلہ سے استفادہ کرنے کی ترکیب اور توفیق عطا فرمائی جائے (اویسی سلسلہ اس کو کہتے ہیں کہ اگر آپ کو کسی ایسی ہستی سے براہ راست فیض ملے جو اس زمانے کی نہ ہو، کسی پہلے کے زمانے کی ہو)۔ اس بات کا میں نے اپنے گھر میں یا باہر کسی سے ذکر تک نہ کیا۔ چھ سات ہفتے گزر گئے اور میں اس واقعہ کو بھول بھال گیا۔ پھر اچانک سات سمندر پار کی میری ایک جرمن بھابھی کا ایک عجیب خط موصول ہوا۔ جو مشرف بہ اسلام ہو چکی تھیں اور نہایت اعلیٰ درجے کی پابندِ صوم وصلوٰۃ خاتون تھیں۔ انہوں نے لکھا تھا کہ "رات میں نے خوش قسمتی سے حضرت بنتِ رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا انہوں نے میرے ساتھ نہایت تواضع اور شفقت سے باتیں کیں اور فرمایا کہ اپنے دیور قدرت اللہ شہاب کو بتا دو کہ میں نے اس کی درخواست اپنے برگزیدہ والد گرامی ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی تھی۔ انہوں نے ازراہِ نوازش منظور فرمالیا ہے"۔

وہ خط پڑھتے ہی میرے ہوش وحواس پر خوشی اور حیرت کی دیوانگی سی طاری ہوگئی۔ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ میرے قدم زمین پر نہیں پڑ رہے بلکہ ہوا میں چل رہے ہیں۔ یہ تصور کہ اس برگزیدہ محفل میں ان باپ بیٹی کے درمیان میرا ذکر ہوا میرے روئیں روئیں پر ایک تیز وتند نشے کی طرح چھا جاتا تھا۔ کیسا عظیم باپ ﷺ! اور کیسی عظیم بیٹی سلام اللہ علیہا! دو تین دن میں اپنے کمرے میں بند ہو کر دیوانوں کی طرح اس مصرعہ کی مجسم صورت بنا بیٹھا رہا۔

مجھ سے بہتر ذکر میرا ہے کہ اس محفل میں ہے!

اس کے بعد کچھ عرصہ تک مجھے خواب میں مختلف بزرگ صورت ہستیاں نظر آتی رہیں جن کو نہ تو میں جانتا تھا نہ ان کی باتیں سمجھ میں آتی تھیں اور نہ ان کے ساتھ میرا دل بھیگتا تھا۔ پھر ایک خواب میں مجھے ایک نہایت دلنواز اور صاحب جمال بزرگ نظر آئے جو احرام پہنے ایک عجیب سرور اور مستی کے عالم میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ میرا دل بے اختیار ان کے قدموں میں بچھ گیا۔ وہ بھی مسکراتے ہوئے میری جانب آئے اور مطاف سے باہر حطیم کی جانب ایک جگہ مجھے اپنے پاس بٹھالیا اور بولے

''میرا نام قطب الدّین بختیار کاکیؒ ہے۔ تم اس راہ کے آدمی تو نہیں ہو لیکن جس دربار سے تمہیں منظوری حاصل ہوئی ہے اس کے سامنے ہم سب کا سر تسلیم خم ہے۔''

پھر ان بزرگ نے شہاب صاحب کو کچھ امتحان اور آزمائشیں دیں اور کچھ عرصہ بعد قدرت اللہ شہاب کو روحانی تربیت پر مبنی خطوط ملنا شروع ہو گئے ''نائنٹی'' کے نام سے، اور یوں وسیلہ فاطمہ کی برکت سے قدرت اللہ شہاب کی اویسی سلسلہ میں شمولیت ہوگئی۔

درِ فاطمہ پر حاضری کی سعادت

میرے مرشد میرے قبلہ و کعبہ بابا جان حضرت محمد محتشم دامت برکاتہم العالیہ جو کہ مولائے کل کائنات حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور بی بی جان سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے روحانی فرزند ہیں، اپنی محافل میں اس وسیلہ فاطمہ کا لازمی ذکر کرتے ہیں۔ بابا جان اکثر اپنی محافل میں یہ جملہ استعمال کرتے ہیں کہ ان نورانی محافل میں ہر کسی کو آنے کی توفیق نہیں ملتی یہاں وہی آتا ھے جس کی منظوری مولائے کل کائنات اور بی بی پاک سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی طرف سے ہوتی ھے۔

اب جب کہ میں یہ مبارک کتاب لکھ رہا ہوں تو بابا جان کا یہ جملہ میرے کانوں میں گونج رہا ھے اور میرے دل سے یہ آواز آ رہی ھے کہ درِ فاطمہ تک بھی وہی رسائی حاصل کرے گا جس کی منظوری بی بی پاک کو ہوگی۔ ہر شخص کے حصے میں یہ سعادت کہاں ھے کہ وہ اس در پر حاضری دے جہاں جبریل بھی نظریں جھکا کر ہاتھ باندھ کر مؤدب کھڑا

ہوتا ھے۔پس خوش نصیب ہوں گے وہ لوگ جن کو در فاطمہ تک رسائی حاصل ہو گی اور میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ آپ احباب میں سے جس کو بھی یہ سعادت نصیب ہو وہ اس عاجز و کمتر کا نام (حافظ محسن خان) لے کر دعا ضرور کرے کہ بی بی جان میری اس چھوٹی سی کاوش کو اپنی بارگاہ اقدس میں قبول و منظور فرما کر مجھے اپنے بابا جان ﷺ کی خدمت میں پیش کر کے سفارش کر دیں کہ مجھے اور میری نسلوں کو خالص بنا کر درود شریف کی خدمت کا کام لے لیا جائے آمین۔

ایک مرتبہ میں بابا جان محتشم سرکار کی خدمت میں بیٹھا تھا میں نے عرض کیا حضور! عمرے پر جا رہا ہوں برکت کی دعا کر دیجیے۔تو بابا جان نے فرمایا بی بی جان سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا کی قبر اقدس پر حاضر ہو کر دعا کرنا کہ یہ آنا جانا اب یوں ہی لگا رہے۔یعنی بابا جان کی بات کا یہ مطلب تھا کہ در فاطمہ پر پڑے رہنے کی اجازت بی بی جان سے طلب کر لو۔

میں نے آج تک میرے مرشد بابا جان حضرت محمد محتشم دامت براتھم کی جتنی بھی محافل میں شرکت کی ھے اگر میں ان سب کا خلاصہ بیان کروں تو لب لباب یہی ھے کہ اے لوگو! اہل بیت سے محبت اپنے اوپر لازم کر لو کل کائنات قدموں میں آ جائے گی۔اللہ والو! جب بھی کوئی مشکل پیش آئے جب بھی کسی چیز کی ضرورت ہو یا جب بھی اللہ سے کوئی بات منوانی ہو ان مبارک و مقدس ہستیوں کو درود شریف و سورت الاخلاص کا ھدیہ پیش کر کے اللہ کے حضور ان کے وسیلے سے دعا مانگ لو جھولیاں بھر بھر کے ملے گا اور میرا ایمان و اعتقاد تو اتنا ھے کہ ابھی مصلے سے اٹھ نہ پاؤ گے دعا قبول ہو چکی ہو گی شرط یہ ھے آپ کے اندر اہل بیت سے محبت کا جذبہ خالص ہو۔

ہاں یاد رکھیے یہ محبت کچھ لین دین کے لیے نہ ہو مطلب کہ ایسا نہ ہو کہ پریشانی آئے تو ان مبارک ہستیوں کو یاد کرنے بیٹھ جاؤ اور جب بلا ٹل جائے تو دنیا کی رنگینوں میں کھو کر ان مبارک ہستیوں کے بھول جاؤ۔نہیں نہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے ان ہستیوں

سے محبت تو ایسی ہونی چاہیے کہ لوگ تمہیں دیوانہ اہل بیت کہیں۔ایک شعر مجھے یاد آ گیا۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے
کہ دانا خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ھے

ان مبارک ہستیوں کی محبت میں اتنا گم ہو جاؤ کہ فنا ہو کر بقا حاصل کر لو تب جا کے آپ اپنی محبت میں کامل کہلاؤ گے۔اور جب یہ کیفیت نصیب ہو جائے گی پھر لب بعد میں ہلیں گے دعائیں پہلے قبول ہو جایا کریں گی یقین نہ آئے تو آزما کر دیکھ لیجیے۔

بابا جان محمد محتشم صاحب فرماتے ہیں دنیا کی کتنی سے کتنی بڑی مشکل کیوں نہ ہو بی بی جان سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا کو دو نفل پڑھ کر ھدیہ کر وان شاء اللہ دعا ضرور بضرور قبول ہو گی۔ اور یقین جانیے ہزاروں لوگوں کو ہم نے اس وسیلے کی تصدیق کرتے دیکھا۔سینکڑوں لوگوں کے چہروں پر اس وسیلے کی مسکراہٹ سجی دیکھی ھے۔

پس اے میرے عزیز! خواب غفلت سے بیدار ہو اور اس در کی نوکری پر لگ جا تیری نسلیں شاہی میں زندگی گزاریں گی۔اللہ پاک میرے مرشد کریم بابا جان محمد محتشم صاحب دامت براتھم کو میری طرف سے جزائے خیر کثیر عطا فرمائے اور آپ کی نسلوں میں یہ نسبت فاطمی قائم و دائم و آباد رکھے کہ آپ کی بدولت ہی ہم محبت اہل بیت سے آشنا ہوئے اور اس در تک رسائی ممکن ہوئی۔دعا گو ہوں کہ اللہ پاک مجھے اور میری نسلوں کو بھی اس وسیلہ جلیلہ کی برکات تاقیامت نصیب فرمائے اور روز محشر مجھے اور میری نسلوں کو شفاعت محمد و شفاعت بنت محمد ﷺ نصیب فرمائے آمین۔

یہ بڑا نیک کام ھے

عارف وقت ولی کامل جناب سید سرفراز احمد شاہ صاحب اپنی کتاب " کہے فقیر " نشست چالیس میں پوچھے گئے سوال کا جواب دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے لیے نفل پڑھیے اور ان نوافل کا ثواب حضرت بی بی جان سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا کی روح مبارکہ کو ھدیہ کر دیجیے یہ ایک بڑا ہی نیک کام ھے اور دعا ھے کہ اللہ تعالی ہمیں بھی اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

دنیا و آخرت کے بیشمار انعامات

مفتی محمد اکمل صاحب سے ایک خاتون نے سوال کیا کہ بی بی جان سیدہ پاک جناب فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیھا کو نوافل پڑھ کر ھدیہ کرنے کا کیا اجر ھے؟ تو مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہ ایک اچھا عمل ھے اور اگر یہ عمل دائمی ہو تو مزید خوبصورت بن جاتا ھے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم جو بھی عمل کرو اگر چہ وہ مختصر مگر دائمی ہو تو یہ بہترین عمل ھے۔ لہذا بی بی جان سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا کو روزانہ دو نفل پڑھ کر ہدیہ کرنا ایک نہایت خوبصورت عمل ھے چونکہ خاندانِ رسول ﷺ کی یہ عادت ھے کہ وہ اپنے اوپر کسی کا احسان نہیں رکھتے اور دنیا میں ہی احسان کا بدلہ چکاتے ہیں لہذا آپ کے نوافل کا اجر آپ کو دنیا میں ضرور ملے گا۔

یہاں احسان کا لفظ اس لیے استعمال کیا گیا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ جس کسی نے مجھ پر احسان کیا میں نے دنیا میں ہی اس کا بدلہ چکا دیا لیکن تیرے احسانات کا بدلہ بروز قیامت خود اللہ تعالی عطا فرمائے گا۔ تو یہ اس مقدس ترین خاندان کی عاجزی ھے کہ کسی کی خدمت کو احسان سے تعبیر کرتے ہیں اس لیے یہاں احسان کا لفظ استعمال کیا گیا ھے۔ ورنہ ہماری کیا اوقات کہ ہم آل رسول پر کوئی احسان کریں لہذا اگر آپ بی بی جان سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا کے ایصال ثواب کے لیے دو نفل پڑھ کر ھدیہ کرتی رہیں تو آپ کو دنیا میں اس کا بہترین اجر ملے گا اور آپ کی تمام دلی حاجات فوراً قبول ہوا کریں گی نہ صرف دنیا میں بلکہ آخرت میں بھی دیکھیے گا کہ آپ کو کیا کیا انعامات سے نوازا جائے گا۔

سیدہ کا نام ہی اسم اعظم ہے

علامہ فدا حسین اپنے ایک بیان میں ذکر کرتے ہیں کہ بی بی جان سیدہ پاک جناب فاطمہ سلام اللہ علیھا کے ایصال ثواب کے لیے دو رکعت نماز نفل پڑھنا بے انتہا برکتوں کا حامل عمل ھے یہ نماز اتنی عظیم نماز ھے کہ اگر آپ یہ دو نوافل مستقل مزاجی سے

ادا کرتے ہیں پھر اس کے بعد تسبیح فاطمہ پڑھ کر دعا مانگتے ہیں تو خالق کائنات اس مقدس ترین ہستی کے صدقے سے کہ جس کا نام ہی اسم اعظم ھے، آپ کی ہر دعا قبول فرمالیتا ھے۔ پس دو رکعت نماز نفل ادا کریں اس طریقے سے کہ پہلی رکعت میں سورت الفاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورت الکوثر پھر دوسری رکعت میں سورت الفاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورت الاخلاص پڑھ کر سلام پھیرنے کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف درمیان میں ایک مرتبہ تسبیح فاطمہ پڑھ کر اس کا ثواب بی بی جان سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا کی روح مبارکہ کو ھدیہ کریں تو اس عمل کی برکت سے آپ کی ہر دعا قبول ہوگی۔ کتنی ہی بڑی سے بڑی مشکل کیوں نہ ہو پلک جھپکنے میں ٹل جاتی ھے۔

آپ کا یہ عمل کبھی رائیگاں نہ جائے گا اور آپ کو اس عمل کا صلہ ہر بار ملے گا ضرور ملے گا۔ دنیا بھی سنورے گی اور آخرت میں بھی آپ کو اس کا اجر عظیم عطا کیا جائے گا، آپ کے درجات کو بلندی نصیب ہوگی اور روحانی مراتب کو بھی چار چاند لگ جائیں گے۔

ڈیلیوری کی پیچیدگیاں ختم

محترمہ سحر صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ دوران حمل مجھے کچھ پیچیدگیوں کا سامنا تھا جس کی وجہ سے ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ بے بی کی جان کو خطرہ ہوسکتا ھے۔ یہ میرے لیے بہت ہی پریشانی کی بات تھی میں کوئی بھی رسک لینا نہیں چاہتی تھی کیونکہ اللہ پاک نے منتوں مرادوں کے بعد مجھے حمل کی نوید سنائی تھی۔ میں باقاعدگی سے ڈاکٹرز کو چیک اپ کرواتی رہی۔ مجھے کسی نے بتایا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگو تمہارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے ڈیلیوری سے دو ہفتے پہلے اس عمل کو شروع کیا اور روزانہ دو نفل پڑھ کر سیدہ کی روح مبارکہ کو ھدیہ کر کے دعا مانگتی کہ یا اللہ بی بی سیدہ پاک رضی اللہ عنہا کے وسیلے سے ڈیلیوری کے تمام مراحل بخیر و عافیت طے پا جائیں۔ اور پھر الحمدللہ سیدہ کے وسیلے سے ڈیلیوری نارمل ہوئی اور میں خود چل کر اپنا بیٹا لے کر گھر واپس آئی۔ میرا اس وسیلے پر اتنا یقین بن چکا ھے کہ میں نے اسے اپنے معمولات میں شامل کرلیا ھے جس کی بدولت زندگی پرسکون ہو کر گزر رہی ھے۔

رب سے جو بھی مانگا وہ ملا ھے

صغیر احمد صاحب انڈیا سے لکھتے ہیں جب سے در فاطمہ پر حاضری کی سعادت نصیب ہوئی ھے گویا ہر لمحہ خود پر رحمتوں برکتوں کا نزول ہوتے محسوس کرتا ہوں۔ مجھے اکثر اوقات یہ بات حیران کن لگتی ھے کہ اس در کے ہوتے ہوئے بھی لوگ پریشان حال پھرتے ہیں، روتے ہیں آہیں بھرتے ہیں۔ میں نے تو اپنی زندگی میں اس در پر حاضر ہو کر وسیلہ اختیار کرتے ہوئے اپنے رب سے جو کچھ بھی مانگا ھے وہ مجھے ملا ھے۔ میرے رب نے سیدہ پاک کے وسیلے سے کبھی بھی مجھے خالی ہاتھ نہیں لوٹایا۔ چاہے کتنی ہی بڑی تکلیف ہو کوئی بھی پریشانی ہو قرض ہو یا مرض کچھ بھی ہو جب جب ہاتھ اٹھا کر وسیلہ اختیار کیا میرے رب نے وہ وہ رستے دکھائے جو بیان سے باہر ہیں ایسے ایسے اسباب بنائے کہ عقل حیران رہ گئی۔ سلام ہو بی بی پاک سیدہ بتول زہراء پر اور ان کی آل پر جن کی برکت سے ہم جیسے نکموں کی بگڑی اللہ بنائے ہوئے ھے۔

میں تو وسیلہ فاطمہ کو مان گئی

محترمہ جبین خان صاحبہ لکھتی ہیں یہ بات سو فیصد سچ ھے کہ وسیلہ فاطمہ ایک ایسا عمل ھے جس کی برکت سے جس نے جو بھی مانگا ھے اسے ضرور ملا ھے۔ مجھے کچھ گھریلو مسائل درپیش تھے بہت وظیفے کیے لیکن جتنا زیادہ وظائف کا راستہ اختیار کیا گھر کے مسائل و حالات اتنا ہی بگڑتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ جب میں بالکل ٹوٹ پھوٹ گئی تھک ہار گئی تو میں نے وظائف کرنا بالکل بند کر دیئے کیونکہ اب مجھے کسی بھی وظیفے پر اعتبار نہیں رہا تھا۔ جس بھی عامل سے رابطہ کیا وہ آگے سے میری مجبوری سمجھنے کے بجائے ہزاروں لاکھوں روپے مانگ لیتا تھا۔ میں نفسیاتی مریض بنتی چلی جا رہی تھی یہاں تک کے خودکشی جیسے خیالات ہر وقت ذہن میں گردش کرنے لگ گئے تھے۔ اب مجھے یاد نہیں ٹھیک طرح سے کہ میں نے یوٹیوب کے کسی چینل سے دیکھا تھا یا کسی نے مجھے بتایا تھا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دو نفل پڑھ کر ھدیہ کرو اور ان کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگو مشکل ٹل جائے گی۔

چونکہ وظائف عملیات سے میرا دل اٹھ چکا تھا لہٰذا اس نسخے پر عمل کرنے کو میرا دل نہ مانا لیکن میرے پاس اور کوئی راستہ بھی تو نہیں تھا۔ پس میں نے ایک شب دو نفل اور درود شریف پڑھ کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روح مبارکہ کو ھدیہ کرنے کے بعد رو رو کر سیدہ پاک کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگی۔ مجھے نہیں معلوم کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا دعا مانگتے وقت ایسی رقت طاری ہوئی کہ بیان سے باہر ھے خوب گڑگڑا کر دعا مانگی کافی دیر جائے نماز پر بیٹھی آنسو بہاتی رہی دعا ختم کی تو دل کو سکون مل چکا تھا وہ دل جس میں ہر وقت خود کشی جیسے خیالات جنم لیتے رہتے تھے وہ دل پُر سکون ہو چکا تھا اور قسم کھا کر کہتی ہوں کہ ابھی میں ٹھیک طرح سے جائے نماز سے اٹھ بھی نہ پائی تھی کہ رب تعالیٰ نے میری مانگی ہر دعا من و عن قبول کر لی۔ ایک کے بعد ایک خوشخبری ملتی چلی گئی کہ میں حیرت کے مارے دانتوں میں انگلی دبانے پر مجبور ہوگئی۔ بلاشبہ وسیلہ فاطمہ کو میں مان گئی، جان گئی اور پہچان گئی۔ میں تو سب کو یہی مشورہ دوں گی کہ جب بھی کوئی مشکل آن پڑے دو نفل پڑھ کر سیدہ فاطمہ کو ھدیہ کریں اور ان کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات مانگ لیں۔ انشاء اللہ زندگی بدل جائے گی۔ لاکھوں کروڑوں سلام ہو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر۔

یہ میرا بیٹا ھے

ڈاکٹر سید قارب منیر عظیمی صاحب ہمارے ادارہ درود اکیڈمی کے مخلص ساتھیوں میں سے ایک ہیں۔ آپ خود بھی خادم درود ہیں اور انفرادی طور پر درود شریف کی دعوۃ و تبلیغ کا مقدس فریضہ سرانجام دے رہے ہیں جس کی بدولت اب تک ہزاروں محبانِ درود شریف صلوۃ و سلام کے جام سے سیراب ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے بیان کرتے ہیں کہ بچپن سے ہی میری خواہش تھی کہ میں کسی مردِ قلندر کے ہاتھ پر بیعت کروں تا کہ نہ صرف دنیا و آخرت بہتر ہو بلکہ روحانی منازل طے کرنے میں بھی آسانی ہو۔

یہ بیس پچیس سال پرانی بات ہے کہ ہمارے گھر میں ایک مشہور و معروف

میگزین "روحانی ڈائجسٹ" آیا کرتا تھا جس کے توسط سے میری رسائی حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی رحمتہ اللہ علیہ تک ہوئی اور میں نے حضرت خواجہ سرکار رحمتہ اللہ علیہ سے بذریعہ خط وکتابت رابطہ شروع کر دیا اور ایک خط کے ذریعے اپنی دلی خواہش کا اظہار کیا کہ میں آپ سرکار رحمتہ اللہ علیہ کی بیعت کرنا چاہتا ہوں لیکن فی الحال میرے والدین کی طرف سے خاص کر والدہ کی طرف سے اجازت نہیں مل رہی۔ آپ سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا کہ بیعت ہونے کے لیے والدہ کی اجازت ضروری ھے اجازت کے بغیر بیعت نہیں کیا جاتا۔ میں نے چند بار اسی طرح سے خطوط لکھے اور ہر مرتبہ یہی جواب آتا کہ پہلے والدین سے اجازت لیں۔ وقت یونہی گزرتا رہا میرے دل میں یہ خواہش مزید پروان چڑھتی گئی۔ لیکن کسی طور مجھے اس خواہش کی تکمیل میں کامیابی نہ ملی۔

ایک دن میرے ہاتھ ایک کتاب لگی جس کا نام "شہاب نامہ" تھا جو کہ قدرت اللہ شہاب نے لکھی تھی۔ اس کتاب میں انہوں نے اویسی سلسلہ میں بیعت ہونے کا اپنا ایک عجیب واقعہ لکھا ہوا تھا۔ میرے دل پر اس واقعے کا بہت اثر ہوا مجھے ایسا لگا کہ جیسے مجھے میری منزل مل گئی ہو۔ قدرت اللہ شہاب نے اپنی کتاب میں تحریر کیا تھا کہ کسی مولوی صاحب کی تقریر سننے کے بعد انہوں نے دو رکعت نماز نفل برائے ایصال ثواب بی بی فاطمہ سلام اللہ علیہا ادا کر کے بی بی جان کے وسیلے سے اللہ سے دعا مانگی تو ان کی دعا قبول ہوگئی۔

پس میں نے بھی قدرت اللہ شہاب کے طریق پر چلتے ہوئے ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل برائے ایصال ثواب بی بی جان سیدہ پاک فاطمہ سلام اللہ علیہا ادا کیے اور بالکل انہی الفاظ میں دعا مانگی جس طرح کہ قدرت اللہ شہاب نے دعا مانگی تھی۔ یہ نوافل ادا کرنے کے بعد میں بھی دنیاوی کاموں میں مصروف ہو کر بھول بھال گیا۔ لیکن ہوا کچھ یوں کہ کچھ عرصے بعد غالباً پندرہ بیس دن یا ایک ماہ بعد مجھے میری

بڑی بہن نے بتایا کہ اس نے ایک خواب دیکھا ھے۔وہ کہنے لگی قارب! میں نے خواب دیکھا کہ تم اور میں حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی سرکار رحمتہ اللہ علیہ کی محفل میں ہوتے ہیں اور تم خواجہ سرکار رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوتے ہو پھر کیا دیکھتی ہوں کہ اسی وقت ایک بچہ محفل میں آ کر تمہاری کمر پر زور زور سے مارنے لگتا ھے۔تب حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی سرکار رحمتہ اللہ علیہ اس بچے سے فرماتک ہیں اے بچے! اس نوجوان کو مت مار" یہ میرا بیٹا ھے"

جب میری بہن نے یہ خواب مجھے سنایا تو میں نے خواجہ شمس الدین عظیمی سرکار رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پھر سے ایک مرتبہ خط لکھا اور نوافل فاطمہ سے لے کر خواب تک کے تمام احوال سے آگاہ کیا اور عرض گزار ہوا کہ میرے والدین کی طرف سے اجازت تو نہیں ھے لیکن میری دلی خواہش ھے کہ آپ مجھے اپنے سلسلہ عالیہ میں بیعت کر لیں۔پس اس خواب و خط کے بعد حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی سرکار رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے اپنے سلسلہ عالیہ عظیمیہ میں بیعت کر لیا اور یوں سیدہ پاک بی بی جان فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیھا کے وسیلہ سے مجھے میری روحانی منزل نصیب ہو گئی، الحمدللہ۔

رشتہ بخیر و عافیت طے پا گیا

ڈاکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں کہ میری بڑی بہن کی شادی کے لیے ایک رشتہ ہمارے گھر آیا جو کہ لوگوں کی نظر میں بہت برا تھا اور بظاہر میرے والدین بھی مطمئن نہ تھے۔چنانچہ میں نے دو رکعت نماز نفل برائے ایصال ثواب بی بی جان سیدہ پاک جناب فاطمہ سلام اللہ علیھا ادا کیے اور دعا مانگی کہ یا اللہ! بی بی جان سیدہ پاک کے وسیلے اور واسطے سے ہماری اس الجھن کو دور فرما اور اگر یہ رشتہ میرے بہن کے حق میں بہتر ھے تو راستے کشادہ فرما۔قلوب نرم فرما۔خیر والے معاملات فرما۔اور اس رشتے میں سے ہر قسم کی شر کو دور فرما کر رحمت و برکت اور عافیت والا معاملہ فرما۔پس یہ نوافل ادا کرنے کے چند دن بعد ہی میرے والد صاحب بھی مان گئے اور یہ رشتہ بخیر و عافیت طے پا گیا۔

سیدہ فاطمہؑ کی عظمت وفضیلت:

عارف وقت قبلہ سید سرفراز احمد شاہ صاحب اپنی کتاب ''فقیر رنگ'' صفحہ نمبر 45 پر لکھتے ہیں کہ بی بی صاحبہ سلام اللہ علیہا کی عظمت کا اندازہ ان کی اِس ایک کرامت سے لگا لیجیے کہ ہر وہ غزوہ جس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، بی بی صاحبہ سلام اللہ علیہا کو ساتھ لے گئے اس میں دشمن Total destruction (مکمل تباہی) میں گیا ہے۔اس کی ایک بہترین مثال غزوہ خندق ہے۔جس میں بی بی صاحبہ سلام اللہ علیہا، مولا علی کرم اللہ وجہہ کے خیمے میں موجود رہیں اور اس غزوہ میں دشمنوں کا جو حال ہوا اس سے آپ سب واقف ہیں۔بی بی صاحبہ سلام اللہ کی صرف غزوہ میں موجودگی کا یہ نتیجہ تھا تو اسی سے اندازہ لگا لیجیے کہ ان کا مقام کتنا بلند ہے۔میں تو ان کے مقام کے پیشِ نظر ان کا نام لینے کے لیے اپنی زبان کو ناپاک پاتا ہوں۔آپ سے بھی گزارش ہے بی بی صاحبہ سلام اللہ کا نام لینے اور لکھنے سے گریز کیا کیجیے۔زیادہ سے زیادہ بی بی صاحبہ سلام اللہ کہہ لیا کیجیے۔کم از کم میں تو ان کا نام لینے کی بے ادبی کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

☆☆☆☆☆☆☆

وسیلہ فاطمہ عمل کی ترکیب

بزرگان دین فرماتے ہین کہ جس شخص کو کوئی حاجت ہو یا کوئی مشکل درپیش ہوتو اسے چاہیے کہ دو رکعت نماز نفل اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورت الفاتحہ کے بعد سورت الاخلاص اکیس مرتبہ پڑھے پھر اسی طرح دوسری رکعت میں سورت الفاتحہ کے بعد سورت الاخلاص اکیس مرتبہ پڑھ کر نماز مکمل کرے۔ نماز مکمل کرنے کے بعد ایک تسبیح کوئی سا بھی درود شریف اور ایک تسبیح، تسبیح فاطمہ پڑھ کر ان تمام کا ثواب بی بی جان سیدہ کی روح مبارکہ کو ھدیہ کر کے اس طرح سے دعا مانگے

"یا اللہ یہ جو کچھ میں نے پڑھا ھے اس میں کمی کوتاہی کو معاف کرتے ہوئے اسے اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما اور اپنے محبوب ﷺ کے طفیل اس کا ثواب بی بی جان سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روح مبارکہ کو پہنچا اور بی بی جان کی روح مبارکہ کو اجازت عطا فرما کہ وہ اپنے بابا جان ﷺ کی خدمت میں میری سفارش کر کے میرا یہ کام (یہاں اپنی حاجت کا ذکر کریں) کروا دیں"۔

بس اتنا سا عمل اور اتنی دعا مانگ لیں۔ انشاء اللہ العزیز حاجت ضرور بضرور پوری ہوگی۔ یہ عمل روز کرنا چاہیں تو روز بھی کر سکتے ہیں صرف ایک بار کرنا چاہیں تو ایک بار کر کے چھوڑ دیں۔ بس اتنا خیال رکھیں یہ انتہائی ادب کا مقام ھے ایسی کوئی دعا نہ مانگیں جو خلاف شرع ہو اور جس سے سیدہ پاک کی روح مبارکہ کو تکلیف پہنچے۔ میری دعا ھے کہ اللہ پاک آپ سب کی دلی حاجات کو پورا فرمائے اور دین و دنیا کی بھلائیاں نصیب فرمائے آمین

☆☆☆☆☆☆☆

وسیلہ فاطمہ سے متعلق آپ کے سوالوں کے جوابات

معزز احباب جس طرح وسیلہ فاطمہ کے نوافل والا یہ وظیفہ یا عمل کامل و اکمل ھے اسی طرح کوشش کی گئی ھے کہ یہ کتاب بھی ہر لحاظ سے مکمل ہو۔لیکن چونکہ اس وظیفے یا عمل کو لے کر آپ کے ذہن میں بہت سے سوالات جنم لے سکتے ہیں اسی لیے میں نے احتیاطاً ان تمام تر سوالوں کے جوابات یہاں لکھ دیئے ہیں تاکہ آپ کو کسی بھی قسم کی پریشانی کا سامان نہ ہو۔ذیل میں وہ تمام سوال اوران کے جواب تحریر کر دیئے گئے ہیں جو کہ آپ کے ذہن میں جنم لے سکتے ہیں

سوال: وسیلہ فاطمہ والے نوافل کی نیت کیسے کرنی ھے؟

الجواب: وسیلہ فاطمہ والے نوافل کی نیت عام نفل نماز کی طرح ہی کرنی ھے یعنی دو رکعت نماز نفل پڑھوں اللہ کے واسطے منہ خانہ کعبہ کی طرف اللہ اکبر۔

سوال: نوافل کس کے لیے پڑھنے ہیں؟

الجواب: یہ نوافل صرف اور صرف اللہ کی رضا کے لیے ہی پڑھنے ہوتے ہیں البتہ ان نوافل کا ثواب بی بی جان سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا کی روح مبارکہ کو ھدیہ کرنا ہوتا ھے

سوال: کیا نوافل میں صرف سورت اخلاص ہی پڑھنی ھے اور تعداد کم زیادہ کر سکتے ہیں؟

الجواب: بزرگان دین سے منقول یہی ھے کہ نوافل میں سورت فاتحہ کے بعد سورت الاخلاص اکیس مرتبہ پڑھنی ھے تاہم اگر آپ اپنی مرضی سے سورت فاتحہ کے بعد کوئی اور سورت پڑھنا چاھیں تو پڑھ سکتے ہیں تعداد کم زیادہ بھی کر سکتے ہیں کوئی پابندی نہیں ھے۔جیسے آپ کو سہولت لگے آسانی سے عمل کر لیں لمبے چوڑے چکروں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ھے کیونکہ اس عمل میں کوئی شرط یا قید نہیں ھے۔

سوال: کیا یہ نوافل دن رات میں ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: جی ہاں ایک سے زیادہ مرتبہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔کم سے کم نوافل کی تعداد دو ھے اور زیادہ سے زیادہ جتنے مرضی پڑھ لیں۔مثلاً ایک شخص نماز تہجد کے بعد چار نفل پڑھ کر

ہدیہ کرتا ہے پھر ظہر کے بعد دو نفل پڑھ کر ہدیہ کرتا ہے پھر عشاء کی بعد آٹھ نوافل پڑھ کر ہدیہ کرتا اور دعا مانگتا ہے تو ایسا کرنا بالکل ٹھیک ہے یعنی ایک ہی دن میں کئی بار نوافل یا ذکر اذکار پڑھ کر ہدیہ کر سکتے ہیں۔

سوال: مکروہ اوقات کون کون سے ہیں؟

الجواب: نوافل پڑھنے کے لیے مکروہ اوقات درج ذیل ہیں۔

طلوع سحر سے لے کر طلوع آفتاب کے بیس منٹ بعد تک

دوپہر زوال کے وقت (احتیاطاً دوپہر 11:55 سے لے کر 12:55 بجے تک)

عصر کی اذان سے لے کر مغرب کی اذان تک۔

سوال: نوافل ادا کرنے کے بعد اور کیا کیا پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: نوافل ادا کرنے کے بعد اپنی مرضی سے جو چاہیں پڑھ کر سیدہ بی بی پاک رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں تحفہ پیش کر سکتے ہیں مثلاً ایک تسبیح کوئی سا بھی درود شریف پڑھ لیں، قرآن پاک کی کوئی ایک آدھ چھوٹی بڑی سوت پڑھ لیں یا کوئی سا بھی پورا سپارہ پڑھ لیں، تسبیح فاطمہ پڑھ لیں، آیت کریمہ پڑھ لیں، پہلا کلمہ پڑھ لیں یا کوئی سی بھی استغفار پڑھ لیں وغیرہ وغیرہ الغرض اپنی مرضی سے کم یا زیادہ تعداد میں کچھ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

سوال: نوافل و دیگر اذکار بی بی جان کو ہدیہ کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

الجواب: نوافل ہوں یا کوئی بھی ذکر اذکار یا قرآن کی تلاوت، سب کچھ ہدیہ کرنے کا آسان سا طریقہ یہی ہے کہ پڑھنے کے بعد اس طرح کے الفاظ میں دعا مانگ لیں کہ یا اللہ یہ جو کچھ پڑھا ہے اس میں کمی کوتاہی کو معاف کرتے ہوئے اسے اپنی بارگاہ میں قبول و منظور فرما کر اس کا ثواب نبی کریم ﷺ کے طفیل بی بی جان سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روح مبارکہ کو پہنچا۔ یہ سادہ سا طریقہ ہے ایصال ثواب ہدیہ کرنے کا۔

سوال: کن کن اوقات میں یہ نوافل پڑھ سکتے ہیں؟

الجواب: صبح سورج طلوع ہونے کے بیس منٹ بعد سے لے کر دوپہر 11:55

تک کے درمیان کسی بھی وقت پڑھ سکتے ہیں اس کے علاوہ دوپہر سوا بارہ بجے سے لے کر عصر کی اذان تک پھر مغرب کی نماز کے فورا بعد سے لے کر صبح طلوع سحر تک کسی بھی وقت پڑھ سکتے ہیں۔

سوال: کیا خواتین اپنے مخصوص ایام میں یہ نوافل پڑھ سکتی ہیں؟

الجواب: خواتین اپنے مخصوص ایام میں یہ نوافل نہیں پڑھ سکتی

سوال: کیا خواتین اپنے مخصوص ایام میں بی بی جان کو کچھ پڑھ کر ھدیہ کر سکتی ہیں؟

الجواب: جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ھے کہ خواتین اپنے مخصوص ایام میں یہ نوافل نہیں پڑھ سکتی تاہم نوافل کے بجائے دیگر اذکار وغیرہ پڑھ کر ھدیہ کر سکتی ہیں مثلاً درود شریف، استغفار، پہلا کلمہ، حمد، آیت کریمہ وغیرہ۔ یاد رکھیے خواتین اپنے مخصوص ایام میں نماز و قرآن نہیں پڑھ سکتی یہاں تک کہ قرآن کی ایک مکمل آیت پڑھنا بھی شرعاً منع ھے۔

سوال: کیا چلتے پھرتے کچھ ذکر اذکار پڑھ کر بی بی فاطمہ کو ھدیہ کر سکتے ہیں؟

الجواب: چلتے پھرتے پڑھے گئے اذکار کو سیدہ پاک کی روح مبارکہ کو ھدیہ کر سکتے ہیں اس میں کوئی حرج یا قباحت نہیں ھے

☆☆☆☆☆☆☆

خاتون جنتؓ کے فضائل ومناقب

بنت رسول اللہ حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیھا کی سیرت وسوانح صبح قیامت تک نسوانی زندگی میں مینارہ نور ہے وہ مسلم خواتین کی آئیڈیل شخصیت ہیں۔ خاتونِ جنت ہیں، زہرا بتول ہیں آیئے ان کی سیرتِ طیبہ کے چند گوشوں سے آگاہی حاصل کریں۔

اسمِ گرامی:

مخدومہ کائنات، بنت رسول کا اسم گرامی فاطمہ ہے کنیت اُمّ محمد اور القاب بتول، زہرا، عذرا اور سیدہ وغیرہ ہیں۔

معنی ومفہوم:

فاطمہ کا مصدر ''فطم'' ہے اور ''فطم'' قطع ہونے کو کہتے ہیں۔ حضور رحمت عالم، نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے آپ کو دوزخ سے منقطع فرمادیا۔ بعض کا قول ہے کہ خدا نے آپ کو اور آپ کی ذریت کو دوزخ سے آزاد فرمادیا۔

ولادت باسعادت:

حضرت سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیھا کے سن ولادت میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ کی ولادت باسعادت اعلان نبوت سے پانچ سال پہلے ہوئی جب کہ اکثر کا قول ہے کہ آپ کی ولادت بعثت نبوی کے ایک سال بعد 02 جمادی الاخر میں ہوئی۔

زہرا:

شیخ المحدثین عبدالرؤف مناوی (259۔8301) فرماتے ہیں کہ زہرا کا معنی کلی ہے سیدہ کا تعلق ذات رسول ﷺ سے ایسے ہے جیسے کلی کا تعلق پھول سے ہوتا ہے اسی لئے آپ کو ''زہرا المصطفیٰ'' بھی کہا جاتا ہے۔ رحمت عالم ﷺ کو شہزادی کونین سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا سے اس حد تک محبت تھی کہ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو سب

سے آخر میں سیدہ خاتون جنت فاطمہ سلام اللہ علیھا کے گھر تشریف لے جاتے اور جب واپس رونق افروز ہوتے تو مسجد میں دو نفل پڑھ کر سب سے پہلے سلطانہ فقر سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا کے ہاں جلوہ فرما ہوتے۔

سب سے زیادہ پیارا کون:

امام ترمذی نے لکھا ہے کہ جمیع بن عمر اپنی پھوپھی کے ہمراہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے پاس گئے اور پوچھا کہ حضور اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون تھا؟ آپ نے فرمایا سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا،

فاطمہ حور ہیں:

اسامہ بن زید راوی ہیں کہ ایک مرتبہ دربار رسالت ﷺ سجا تھا۔ مولا علی شیر خدا اور حضرت عباس حاضر ہوئے۔ پوچھا۔ آقا و مولا ہمیں بتائیے کہ آپ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا! سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا۔ عرض کیا گیا ان کے بعد فرمایا! زید بن حارثہ (منہ بولے بیٹے)۔ عرض کیا گیا ان کے بعد فرمایا، علی ابن ابی طالب، حضرت عباس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے چچا کو تو سب سے آخر میں ڈال دیا۔ فرمایا، کہ نہیں! علی آپ سے ہجرت میں سبقت لے گئے تھے۔ امام نسائی کی روایت ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا کہ میری بیٹی فاطمہ حور ہیں۔

سیدہ بتولؓ، جگر گوشہ رسول:

بخاری شریف (مناقب فاطمہؓ) میں حضرت مسور بن مخرمہ راوی ہیں کہ حضور رسول خدا ﷺ نے حضرت سیدہؓ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

فاطمه بضعته منی فمن اغضبها فقد اغضبنی

فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو اسے ناراض کرتا ہے وہ مجھے ناراض کرتا ہے۔

جن کے استقبال کو حبیب خدا کھڑے ہوتے:

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ

علیھا جب آتیں تو حضور ﷺ کھڑے ہو جاتے، مرحبا کہتے، پیشانی پر بوسہ دیتے۔ اپنی نشست سے ہٹ کر اپنی جگہ پر بٹھاتے اور سیدہ بھی حضور ﷺ کے ساتھ یہی معمول رکھتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت علی شیر خدا دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور پوچھا ہم دونوں میں سے آپ کو زیادہ پیارا کون ہے؟ محبوب رب العالمین ؐ نے زبان حق ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ مجھے فاطمہ سب سے زیادہ محبوب ہے اور اے علی! تم سب سے زیادہ عزیز ہو۔ امیر المومنین حضرت سیدنا صدیق اکبر نے حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا سے فرمایا کہ آپ کے والد گرمی سے زیادہ ہمیں پوری مخلوق میں کوئی محبوب نہیں اور ان کے بعد آپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔

دوست کا دوست، دشمن کا دشمن

حضرت زید بن ارقم راوی ہیں کہ حضور انور نے مولا علی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا، حضرت امام حسن اور شہزادہ کونین امام حسین کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے دوست کا دوست ہوں اور تمہارے دشمن کا دشمن ہوں۔ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا وہ ہیں کہ جن کی ولادت کے وقت آپ کی والدہ محترمہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ کے پاس کائنات کی تین بزرگ خواتین جنت سے تشریف لائیں۔

نیز روضۃ الشہداء میں مرقوم ہے کہ ان میں حضرت اسحاق علیہ السلام کی والدہ حضرت سارہ تھیں دوسری حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مریم بنت عمران تھیں اور تیسری فرعون کی بیوی حضرت آسیہ تھیں۔

بیدم یہی تو پانچ ہیں مقصود کائنات
خیر النساء حسین و حسن مصطفیٰ علی

سیدہ بتول کا گریہ اور مُسکراہٹ:

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ وصالِ النبی کے تذکرے میں اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ تمام ازواج رسول موجود تھیں کہ سیدہ فاطمہ ؓ تشریف لائیں۔ رحمت عالم ﷺ نے دیکھا تو فرمایا، میری بیٹی فاطمہ، مرحبا، پھر اپنے پاس بٹھایا۔ پھر کان میں سرگوشی فرمائی۔ سب

نے دیکھا کہ سیدہ فاطمہ زاروقطار رونے لگیں۔ حضور ﷺ نے فاطمہ کا رنج ملاحظہ فرمایا تو فاطمہ کے کان میں دوبارہ کوئی بات ارشاد فرمائی جس سے سیدہ زہرا نے تبسم فرمایا۔

اب سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ خدمت اقدس سے اٹھتے ہی میں نے پوچھا کہ حضور ﷺ نے آپ کے کان میں کیا ارشاد فرمایا تھا جس سے آپ رونے لگیں؟ تو مجھے جواب ملا کہ میں حضور ﷺ کا راز فاش نہیں کر سکتی۔ وصال النبی ﷺ کے بعد ایک دن میں نے فاطمہ سے کہا کہ میں آپ کو اس حق کی قسم دیتی ہوں جو میرا حق آپ پر ہے۔ مجھے بتاؤ کہ حضور ﷺ نے کیا سرگوشی فرمائی تھی؟

سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیھا نے بتایا کہ پہلی بار فرمایا کہ جبریل ہمیشہ ایک مرتبہ اور اب کی بار دو مرتبہ قرآن حکیم کا دور کر گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اے میری بیٹی میرا قرب وصال ہے۔ بس بیٹی! اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا اور دوسری مرتبہ ترجمان رب للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ! میرے بعد سب سے پہلے جنت میں تم ہی مجھ سے ملو گی۔ ایک روایت میں ہے کہ دوسری مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ! کیا تم خوش نہیں ہو؟ کہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو۔ پہلی بات پر میں جدائی مصطفیٰ ﷺ کی خبر پا کر رونے لگی اور پھر زیارتِ مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ جنت کی بشارت کی نوید جانفزا سن کر میرے چہرے پر تبسم بکھر گیا۔

فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا:

مسلم اور بخاری نے حدیث نقل فرمائی ہے کہ مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اس کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔ اور جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔“

فاطمہ کو راحت پہنچائی:

مشکوۃ کی حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ جس نے فاطمہ کو راحت پہنچائی اس نے مجھے راحت پہنچائی۔

عقدِ مُبارِک:

پندرہ سال کی عمر میں آپ کا نکاح ہوا، سولہ، اٹھارہ اور اکیس سال عمر کے اقوال بھی روایات میں موجود ہیں۔ شیخ المحدثین امام عبدالرؤف المناوی اپنی کتاب ''اتحاف السائل بما لفاطم من المناقب و الفضائل'' میں رقم طراز ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حضرت سیدہ فاطمہ کی شادی حضرت علی سے کی۔

حضرت ابن مسعود کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں فاطمہ کا نکاح علی سے کر دوں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے فاطمہ کی شادی دنیا اور آخرت کے سردار کے ساتھ کی ہے۔

سیدہ خاتونِ جنتؓ کا جہیز:

حضرت علی ارشاد فرماتے ہیں کہ ''رسول اللہ نے فاطمہ کو جہیز میں ایک چادر، مشک، کھجور بھرا چرمی تکیہ دیا۔'' بخاری شریف میں مولا علی کا قول ہے کہ: ''رسولِ خداؐ نے شادی کے موقع پر فاطمہؓ کے ساتھ ایک چادر کھجور کی چھال بھرا ایک چرمی تکیہ، دو چکیاں، ایک مشک اور دو گھڑے بھیجے۔''

سیدہ گھر کا کام خود کرتی تھیں:

عالمی دعوت اسلامیہ کے مرکزی نائب امیر اور دورِ حاضر کے نامور محقق حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری اپنی مشہور زمانہ کتاب ''شرح سلام رضا'' میں رقم طراز ہیں کہ آپ (سیدہ) کے شوہر حضرت علی کے بارے میں بھی معلوم ہے کہ انہوں نے مال کا جمع کرنا اپنے اوپر حرام کر رکھا تھا آپ فرمایا کرتے تھے ہم پر زکوٰۃ کیسے لازم آئے گی ہم نے کبھی جمع ہونے ہی نہیں دیا۔ حضرت فاطمہ جب ان کے ہاں گئیں تو سارے کام اپنے ہاتھوں سے کرتیں۔ بچوں کی تربیت کے علاوہ چکی پیسنا، پانی لانا اور گھر کی صفائی ستھرائی کا کام خود کیا کرتیں۔

مزارِرسول پرحاضری سیدہ کامعمول بن گیا

سیدہ فاطمہ وصالِ نبوی کے بعد ہفتہ میں دومرتبہ اورکم ازکم ایک مرتبہ روضہ نبوی پرضرور حاضر ہوتی تھیں اورمزار پرانوار پر جاروب کشی خودفرماتی تھیں۔ وصال مصطفیٰ کے بعد کسی نے آپ کو ہنستے یا مسکراتے نہیں دیکھا۔ اسد الغابہ میں ہے کہ نبی ﷺ کے وصال پاک کے بعد ساری زندگی سیدہ فاطمہ نے کبھی تبسم نہیں فرمایا۔

وصیت زہرؓا:

وقت وصال شہزادی مصطفیٰ نے زانوئے مرتضیٰ پر سر انور رکھا ہوا تھا اور حیدر کرار سے وصیت کی اجازت طلب کی۔ اور پھرارشادفرمایا۔ چار باتیں ہیں:

(ا) اگرمیری طرف سے آپ کوکوئی تکلیف پہنچی ہو یا آپ پر میں نے کوئی زیادتی کی ہوتو خدا کے لئے مجھے معاف فرمادیجئے۔

(ب) میرے بچوں سے ہمیشہ شفقت فرمانا۔ ان کی دلداری کرنا ان سے پیار فرمانا اور ان کے سر پر دست محبت رکھنا۔

(د) قبرستان میں میرا جنازہ رات کے وقت لے جانا اس لئے کہ میری زندگی میں کسی نامحرم نے میرے قد و قامت کونہیں دیکھا۔ اب بعداز وصال بھی میری خواہش ہے کہ مجھے کوئی دوسرا نہ دیکھے۔

(ج) مجھے بھول نہ جانا اور میری قبر پرتشریف لاتے رہنا اور دعائے خیر فرماتے رہنا۔

جب مولاعلی شیر خدا آپ کی وصیت سماعت فرما چکے تو حیدر کرار کی آنکھوں میں آنسو رواں تھے اور آپ بھرائی ہوئی آواز میں فرمارہے تھے کہ ''اے شہزادی رسول آپ نے کبھی مجھے کوئی تکلیف دی اور نہ ہی مجھے رنج پہنچایا۔ آپ نے کبھی میری دل آزاری نہیں فرمائی بلکہ ہمیشہ میری دلداری کی ہے۔ آپ نے کبھی مجھے مصائب میں نہیں ڈالا بلکہ ہمیشہ میری غمگساری کی ہے۔ آپ نے کبھی مجھے جفانہیں دی بلکہ ہمیشہ وفاداری کی

ہے گویا زہراؑ آپ کا نٹا نہیں بلکہ ایک پھول ہیں۔ میں آپ کی وصیتوں کو دل وجان سے قبول کرتا ہوں اور ان شاء اللہ ان پر پورا پورا عمل کروں گا۔'' یہ خوبصورت باتیں اہل اسلام کے لئے ہر دور میں مشعل راہ رہی ہیں اور ہمارے موجودہ معاشرتی اور نظریاتی بگاڑ کا حل بھی انہی ارشادات عالیہ پر عمل میں مضمر ہے۔ یقیناً اولاد سے محبت شفقت پیار، دلداری اور اچھی تربیت نئے ماحول کو اصلاح احوال اور تزکیہ نفس کی دعوت دیتے ہیں سیدہ زہراؑ مولا علی سے وقت وصال معافی طلب کر کے ہر دور کی خواتین کو اپنے خاوندوں کا تابع فرمان رہنے کی تلقین فرما رہی ہیں۔قبر پر آتے جاتے رہنے کی وصیت اور دعائے خیر میں یاد رکھنے کی وصیت سے موجودہ دور کے نام نہاد جدید نظریات بھی دم توڑتے نظر آتے ہیں۔مزارات پر حاضری کا نظریہ بنت رسولؐ کی آخری وصیت سے ثابت ہے تو اسے بدعت قرار دینا کھلی گمراہی ہے۔اللہ تعالیٰ سیدہ زہرا سلام اللہ علیہا کے مزار منور پر ہونے والی انوار وتجلیات کی بارش کو ہر لمحہ مزید برکات عطا فرمائیں کہ سیدہ نے ملت اسلامیہ کے لئے اپنی آخری وصیت میں وحدت امت کا فارمولا پیش کر دیا۔اور باطل عقائد کی بیخ کنی فرما دی۔

وصال باکمال، مزار پُر انوار:

سیدہ فاطمہ الزہراؑ نے 3 رمضان المبارک 11ھ منگل کے روز وصال فرمایا آپ کا وصال حضور اکرم کے وصال شریف کے چھ ماہ بعد ہوا۔آپ کو رات کے اندھیرے میں دفن کیا گیا جنت البقیع کو مخدومہ کونین، شہزادی عفت وعصمت سیدہ فاطمہ الزہرا سلام اللہ علیہا کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا۔اور امیر المومنین سیدنا مولا علی شیر خدا نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اللہ تعالیٰ ملت اسلامیہ کی بیٹیوں کو سیدہ کائنات کے اسوہ مقدسہ پر چلنے کی توفیق بخشے۔آمین

☆☆☆☆☆☆☆

ضروری گزارش

وسیلہ فاطمہؓ سے متعلق آپ کا اپنا کوئی ذاتی مشاہدہ، تجربہ یا روحانی خواب ہو تو ہمیں لازمی سینڈ کریں۔آپ کے ایک مشاہدے سے نجانے کتنے لوگوں کی بے قراری کو قرار نصیب ہو گا کتنے ہی ڈوبتے ٹوٹتے دلوں کو حوصلہ ملے گا، جینے کی آس امید ملے گی۔لہذا اپنے مشاہدات تجربات و روحانی خواب نیچے دیئے گئے نمبر پر بذریعہ واٹس ایپ ٹیکسٹ میسج یا وائس میسج ہمیں سینڈ کریں۔اللہ پاک آپ کو امت مسلمہ کی طرف سے جزائے خیر کثیر عطا فرمائے، آمین

درود اکیڈمی لاہور کینٹ پاکستان

0333-2126090

اختتامی کلمات

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، نبی کریم ﷺ کی نگاہ عنایت اور بی بی جان سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کی خصوصی شفقت ومحبت کے طفیل میں نے اس کتاب کو مورخہ 12 اپریل 2024 کو لکھنا شروع کیا اور آج مورخہ 20 اپریل 2024 کو میں نے اس کتاب کی رائٹنگ، کمپوزنگ اور ڈیزائننگ کو مکمل کیا۔ دعا گو ہوں کہ اللہ پاک میری اس ادنی سی کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول کرتے ہوئے سیدہ پاک بی بی جان فاطمہ سلام اللہ علیہا کے وسیلے سے میری تمام دلی حاجات کو قبول فرمائے۔ مجھے اور میری نسلوں کو خالص بنا کر درود شریف کی دعوۃ وتبلیغ کے رستے میں قبول فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے۔ آمین

اَللّٰهُمَّ بِفَاطِمَةَ وَاَبِيْهَا

بارالٰہی! فاطمہ کے ذریعے سے اور ان کے باپ کے ذریعے سے

وَبِفَاطِمَةَ وَبَعْلِهَا

فاطمہ اور ان کے شوہر کے ذریعے سے

وَبِفَاطِمَةَ وَبَنِيْهَا

اور فاطمہ اور ان کے بیٹوں کے ذریعے سے

وَبِفَاطِمَةَ وَسِرِّ الْمُسْتَوْدِعِ فِيْهَا

اور اس راز کے ذریعے سے جو اس میں موجود ہے

اِقْضِ حَاجَتِيْ وَصَلَّ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

میری حاجت روا فرما اور درود بھیج محمد ﷺ اور ان کی آل پر

توجہ فرمائیں

بی بی جان سیدہ پاک سلام اللہ علیہا کی فضیلت و عظمت کو عام کرنے اور اپنے مرحومین کے ایصال ثواب کے لیے اس کتابچے کو چھپوا کر تقسیم کرنے کے لیے ادارہ ھذا سے رابطہ فرمائیں

0333-2126090